Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ ۔ ۱۴ رجب ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۹ہش ۔ ۲۹ مئی ۱۹۸۰ء ۔ نمبر ۱۲۱

اخبار احمدیہ

•۔ ربوہ ۲۸ ہجرت/مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گردوں میں انفکشن میں قدرے فرق ہے مگر ابھی ضعف کافی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق مولا کریم اپنے خاص فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین

•۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری اور الرجی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور بابرکت لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

تاریخ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہر لمحہ خلافت کے ساتھ رہی ہے

خلیفہ راشد کی دعائیں خصوصی قبولیت کا مرتبہ حاصل کرتی ہیں۔ اس کا معلّم خود خدا ہوتا ہے

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت سے علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر۔ صدارت مولانا نذیر مبشر نے کی

ربوہ ۲۷ ہجرت/مئی۔ مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے کہا ہے کہ خداتعالیٰ خلیفہ وقت کی مدد کے لئے فرشتوں کو نازل کرتا ہے۔ اور تاریخ خلافت گواہ ہے کہ خداتعالیٰ کی تائید ہر لمحہ خلافت کے شامل حال رہی ہے۔ وہ آج یہاں قبل از دوپہر مسجد مبارک میں جلسہ یوم خلافت سے تمکین دین خلافت سے وابستہ ہے کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے۔ اس جلسہ کی صدارت محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کی۔ یہ جلسہ مقامی انجمن احمدیہ کے ماتحت منعقد ہوا۔

دیگر مقررین نے جن میں محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور محترم حکیم دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل تھے اپنی تقاریر میں خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور اس امر کو واضح کیا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا انعام ہے جو کہ مومنوں کو ملتا ہے۔ اور اسی میں ساری برکات پوشیدہ ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا منبع ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے اپنی تقریباً پون گھنٹہ کی تقریر میں خلافت کی دس خصوصیات بیان کیں اور ان کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفہ کو اس لئے خدا کی تائید و حمایت حاصل ہوتی ہے اور اسی لئے خلیفہ راشد کی دعائیں خصوصی قبولیت کا مرتبہ حاصل کرتی ہیں۔ اور خلافت کے معنی یہی بن جاتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی زبان عرش کے خدا کی زبان بن جاتی ہے۔ انہوں نے مثال کے طور پر بتایا کہ خلافت ثالثہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن سے لے کر تعلیم کی حالیہ سکیم تک ہر سکیم تصرف خاص اور خدائی راہنمائی سے پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خلافت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت ہوتی ہے۔ اور یہ خدائی نشانوں کا مرکز ہو جاتی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں احمدیت کی تاریخ سے متعدد مثالیں دے کر اس امر کو واضح کیا۔

محترم مولانا موصوف نے بتایا کہ خلیفہ وقت کا معلّم آسمان کا خدا ہے جو کہ انہیں ہر مشکل مرحلہ پر القائے خصوصی کے ذریعہ مشکل مسائل کے حل کی راہ نمائی کرتا ہے۔ مولانا موصوف نے بتایا کہ دنیا پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نظام لانے میں اب کوئی طاقت مزاحم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے بتایا کہ تمکین دین کا یہ مرحلہ خلافت حقہ اسلامیہ کے ذریعہ ہی ممکن ہوگا۔

اس سے قبل جلسہ کی پہلی تقریر محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے نشأۃ ثانیہ اور قیام خلافت کے موضوع پر کی۔ انہوں نے آیت استخلاف کے حوالہ سے خلافت کی برکات بیان کیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی اور ان کی مضبوط قوت ارادی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ وہ لوگ تھے جو نفس مطمئنہ کی خاطر جیتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو لوگ بڑا کمزور شخص خیال کیا کرتے تھے۔ مگر انہوں نے چھ سال تک ہر مشکل کا انتہائی مردانہ وار مقابلہ کر کے خلافت کی بنیادوں کو پوری طرح مضبوط کر دیا۔

ان کے بعد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے برکات خلافت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ جو کہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے اس نور کو حاصل کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ خلافت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔ انہوں نے نہایت ایمان افروز مثالوں کے ذریعہ یہ بتایا کہ ساری برکات افضال اور خدا تعالیٰ کی تائید و رضا اور وہ ساری برکات جو نبوت کے ذریعہ قوم کو ملتی ہیں خلافت کے ذریعہ ان کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلافت کی یہ برکات بیان کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان برکات کا ظہور خود بخود ہو رہا ہے۔ اور ہم لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو خلافت کی برکات سے نوازا ہے۔ اور آج دنیا یہ محسوس کرتی ہے کہ   کے گھروں میں محبت و پیار اور حقیقی سکون ہے اور یہ سب کی برکتوں سے ہے۔

محترم مولانا حکیم دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس جلسہ سے

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

جھلکیاں

•۔ جلسہ کا آغاز صبح ٹھیک وقت پر آٹھ بجے صبح شروع ہوا۔ اور دس بجکر چالیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ صرف مردوں کے لئے تھا۔ عورتوں کا جلسہ علیحدہ شام ساڑھے چار بجے ہوا۔

•۔ سب سے پہلے مکرم خواجہ عبد المومن صاحب نے اپنی نظم ترنم سے پڑھی۔ بعد میں دوستوں نے انہیں مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اب آپ سکہ بند شاعر ہو گئے ہیں۔ خواجہ صاحب خدمت کا یہ موقعہ ملنے پر بڑے خوش تھے۔

•۔ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی طویل نظم ساقی نامہ در بارہ نظام خلافت پڑھی ان کے متعدد شعر نہایت زوردار اور

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

۲۹ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

حزبُ اللہ اور حزبُ ا[illegible] میں مابہُ الامتیاز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ دنیا میں بیک وقت دو گروہ موجود ہوتے ہیں۔ ایک کو اس نے حزب اللہ قرار دیا ہے اور دوسرے کو حزب الشیطان۔ ان دونوں گروہوں کی اس نے جو نشانیاں بیان کی ہیں ان کا خلاصہ اور لب لباب یہ بنتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے حزب اللہ کہلاتے ہیں اور دین پر دنیا کو مقدم رکھنے والوں کو حزب الشیطان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پہلے اللہ تعالیٰ حزب الشیطان اور ان کے کرتوتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:-

"لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ اِسْتَحْوَذَ
عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ
الشَّيْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝"

(المجادلہ۔ آیات ۱۹، ۲۰)

ترجمہ:- نہ ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے مقابلہ میں انہیں کوئی نفع دے سکیں گے۔ یہ لوگ دوزخی ہیں۔ وہ اس (دوزخ) میں رہتے چلے جائیں گے جس دن اللہ ان سب کو جمع کر کے اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ اور خیال کریں گے کہ وہ بڑے پختہ (اور معقول) اصول پر ہیں۔ سنو! یہ لوگ (اپنے ہدایت یافتہ ہونے کے متعلق اپنی قسموں کے باوجود) جھوٹے ہیں۔ شیطان ان پر غالب آگیا ہے اور اس نے اللہ کا ذکر ان کو بھلا دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور سن رکھو کہ شیطان کا گروہ آخر گھاٹا پانے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جو لوگ حزب الشیطان میں شامل ہوتے ہیں وہ اللہ کے مقابلہ میں اپنے مال اور اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایسے لوگ تمام تر دنیا کمانے میں ہی مستغرق ہوتے ہیں۔ ان کی تمام تگ و دو اس بات تک محدود ہوتی ہے کہ ان کا مال بڑھے اور ان کی اولاد خوب پھلے پھولے۔ اسی دوڑ دھوپ اور تگ و دو میں وہ اس درجہ منہمک ہوتے ہیں کہ انہیں بھولے سے بھی خدا یاد نہیں آتا اور پھر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ ان لوگوں نے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے اور دین کو انھوں نے ثانوی حیثیت دی ہوئی ہوتی ہے۔ خلاصہ اس بات کا یہ نکلتا ہے کہ حزب الشیطان کی واضح علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو دین پر مقدم کرنے والے ہوتے ہیں اور یہی چیز ان کو حزب الشیطان قرار دلانے کا موجب بنتی ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ حزب اللہ اور ان کے بعض مخصوص اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ
حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
اَوْ اِخْوَانَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ
حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝"

(المجادلہ۔ آیت ۲۳)

ترجمہ:- تو ایسی کوئی قوم نہ پائے گا جو اللہ اور یوم آخرت پر بھی ایمان لاتی ہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی شدید مخالفت کرنے والے سے بھی محبت رکھتی ہو خواہ ایسے لوگ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا ان کے خاندان میں سے ہوں۔ یہی (مومن) ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ وہ اللہ کا گروہ ہیں (اور) سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حزب اللہ کی سب سے بڑی نشانی یہی یہ بتائی ہے کہ چونکہ ان کے دلوں میں ایمان نقش ہوتا ہے اس لئے وہ سب سے زیادہ اللہ اور رسولؐ سے ہی محبت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس محبت کے آگے سب محبتیں ہیچ ہوتی ہیں۔ ان کی یہ کیفیت اس امر پر دال ہے کہ انھوں نے دین کو بہر حال دنیا پر مقدم کیا ہوتا ہے۔ دنیا کو وہ ترک نہیں کرتے لیکن دنیا ان کے دین کے تابع ہوتی ہے اور یہی ان کے حزب اللہ ہونے کی سب سے بڑی علامت ہے اور کامیابی انہی کے لئے مقدر کی جاتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہ رضی تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دل کو لبریز کر دے انھوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔ میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حقیقی فلاح پانے کے لئے حزب اللہ میں شامل ہونا اور ہمیشہ شامل رہنا از بس ضروری ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے حزب اللہ میں شامل ہونے کے لئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔ تم ان راہوں سے آؤ۔ بے شک وہ تنگ راہیں ہیں لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے ہلکا ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ اس (یعنی دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی) کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور (تم اسی طرح) خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ اسے کوئی فریب دے سکتا ہے (باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ میں اسلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

وہ کیا ہی روح پرور اور ایمان افزا نظارہ تھا جب چند سو بے کس و بے بس مسلمانوں پر دس ہزار کا لشکر جرار حملہ آور ہو کر آرہا تھا اور مسلمان بھوک سے نڈھال پیٹوں پر پتھر باندھے ، دفاعی خندق کھود رہے تھے ۔ کہ ایک سخت چٹان آئی ۔ رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور پتھر پر اس زور سے کدال ماری کہ وہ شکستہ ہو گی اور ایک شعلہ بلند ہوا ۔ آپ نے تین ضربیں لگائیں ۔ ہر بار شعلہ بلند ہوا ۔ آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر فرمایا :۔

"مجھے مملکت شام کی کنجیاں
دی گئیں ۔ فارس کے سفید
محلات میرے سامنے ہیں
اور یمن کی چابیاں میرے
حوالے کی گئیں ۔"

اور فرمایا کہ :۔

"جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے
کہ میری امت ان تمام ممالک
پر غالب آئے گی ۔"

سبحان اللہ ! کہاں یہ کس مپرسی اور کہاں حکومتوں کے دعوے ! لیکن تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سہانا خواب بڑی شان سے پورا ہوا اور مسلمانوں کی حکومت چین سے سپین تک قائم ہو گئی ۔

ادھر آپ کے غلاموں کے پیروں تلے "گیتھ سیمنی" اور "گال گاتھا" (فلسطین) کے متبرک مقامات پامال ہوئے تو ادھر ایران و مصر فاتحین اسلام کے قدم بوس ہوئے ۔ ایک طرف مسلمان سپہ سالار عقبہ بن نافع نے افریقہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا اور دنیا کے اس کنارے پر پہنچ کر اپنا گھوڑا بحر اوقیانوس میں ڈال کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور با آواز بلند کہا :۔

"خدایا ! اگر مجھے یہ سمندر روک
نہ ہوتا تو میں مغرب کی طرف
اس ملک میں بڑھتا چلا جاتا
جہاں نامعلوم کون بادشاہت
کرتا ہے اور تیرے پاک نام کی
کبریائی کو وہاں بھی ظاہر کرتا !"

دوسری طرف طارق بن زیاد نے ساحل سپین پر اپنے جہازوں کو جلا دیا اور اعلان کیا :۔

"ہر ملک ملک ماست
کہ ملک خدائے ماست"

تاریخ گواہ ہے کہ طارق بن زیاد کے ان جہازوں سے وہ شعلے بلند ہوئے جنہوں نے یورپ کے ظلمتکدہ کو روشن کر دیا ۔ [illegible] شوکت کا وہ عظیم مینار ثابت ہوا جس نے آٹھ سو برس تک تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی خیرہ کر دینے والی چمکار سے یورپ کی جہل کی تاریکیوں اور تہذیب کی ظلمتوں کو کافور کیا اور اسے بقعۂ نور بنا دیا ۔ یورپ کی موجودہ علمی و تمدنی ترقی کا محرک در حقیقت "اسلامی اندلس" ہی تھا ۔ آرنلڈ نے لکھا ہے :۔

"مسلمانان اندلس ......
یورپ کی قرون وسطیٰ کی
تاریخ میں ایک نہایت
تابناک باب کا اضافہ کر
چکے ہیں ۔ ان کا اثر اندلس
کے راستے یورپ کے دوسرے
ملکوں تک پہنچا ......
اور ایک نئی تہذیب عالم
وجود میں آئی ۔ یورپ کے
عیسائی علماء نے یونانی فلسفہ
و حکمت اسلامی اندلس ہی
سے حاصل کیا تھا جس سے
یورپ کی نشاۃ ثانیہ تک
ان کی علمی سرگرمیوں اور
مساعی کو تحریک ملتی رہی ۔"

(دعوت اسلام اردو ترجمہ پریچنگ آف اسلام صفحہ ۱۳۷ ۔ مصنفہ پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ مترجم ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ ناشر ڈائریکٹر علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب لاہور ۔ طبع اول ۱۹۷۲ء)

ہسپانیہ کا مختصر تعارف

نام و وجہ تسمیہ :

جنوب مغربی یورپ کے آخری سرے کا جزیرہ نما "اسپین" متقدمین میں "آئبیریا" اور "ہسپانیا" کے ناموں سے معروف ہے اور متاخرین اسے "اندلس" کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔

اسپین کو سب سے پہلے یونانیوں نے ، ایک یونانی گروہ ایبیری (IBERI) کے نام پر "آئبیریا" کا نام دیا ۔ پھر رومانیوں نے اسے ہسپانیہ کہا ۔ اس لئے کہ یہ رومی سلطنت سے جانب مغرب کا ملک ([illegible]) تھا اور عربوں کی توجیہہ کے مطابق رومی حکمران "اشبان بن طیطلس" کے نام پر ، ابتداءً خطہ "اشبیلیہ" کا نام "اشبانیہ" تھا جو بعد میں "اسپانیا" یا "ہسپانیہ" کہلایا ۔ غالباً "اسپین" بھی "اسپانیا" سے مشتق ہے ۔

عربوں نے اسے "اندلس" کا نام دیا جو ان کے نزدیک "اندلس بن طوبال بن یافث" (اخلاف حضرت نوح علیہ السلام) کے نام سے موسوم ہے ۔ اور متاخرین کے نزدیک جرمن قوم "وندال" یا "واندلس" کے نام سے منسوب ۔ (تاریخ اسپین و میریا کا لیک صفحہ ۳ ، اندلس کا تاریخی جغرافیہ از محمد عنایت اللہ صفحہ ۱ تا صفحہ ۵)

حدود اربعہ ، وسعت اور اہمیت :

ہسپانیہ ایک طرف خشکی اور تین اطراف سے سمندر میں گھرا ہوا ہے اس لئے جزیرہ نما کہلاتا ہے ۔ آج کل اس میں دو جداگانہ سلطنتیں "اسپین" اور "پرتگال" کے نام سے قائم ہیں جبکہ اس سے قبل کل جزیرہ نما ایک ہی ملک سمجھا جاتا تھا ۔ چنانچہ عرب جغرافیہ دانوں کے بیان کردہ حدود اربعہ کے مطابق اندلس (ہسپانیہ) کا اطلاق اسپین و پرتگال اور جنوبی فرانس کے بعض علاقوں تک ہوتا تھا (تاریخ اندلس حصہ اول صفحہ ۶ از ریاست علی ندوی بحوالہ صبح الاعشیٰ ، نفح الطیب ابن خلدون ، اردو دائرہ معارف ترجمہ عربی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) ہسپانوی مورخوں نے پورے جزیرہ نما آئبیریا کے لئے صرف یہی نام ہسپانیہ یا اس کا بدل "ہسپانیہ" استعمال کیا ہے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ صفحہ ۳۲۲)

اس جزیرہ نما کے مشرق میں بحیرہ روم ، مغرب میں بحر اوقیانوس ۔ (اور حالیہ نقشہ کے مطابق پرتگال بھی) اور جنوب میں آبنائے جبرالٹر اسے افریقہ سے جدا کرتا ہے ۔ شمال میں "جبل البرانس" یا کوہ پائیرینیس (PYRENCES) ہے ۔ اندلس کا یہی شمال مشرقی حصہ خشکی سے ملا ہوا ہے ۔

اس ملک کا رقبہ ۲۳۳،۸۵۰ مربع میل ہے اور سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فٹ بلند ہے ۔ اس مرتفع زمین پر چھوٹے بڑے پہاڑی سلسلے شرقاً غرباً پھیلے ہوئے ہیں ۔ ان پہاڑی سلسلوں سے بیسیوں دریا نکلتے ہیں (اندلس کا تاریخی جغرافیہ صفحہ ۲۴) ہسپانیہ کی آبادی چھ کروڑ تھی (تاریخ ملت صفحہ ۹۸) گویا "سونے کی چڑیا" ہسپانیہ پانی کی فراوانی زمین کی زرخیزی اور معدنی دولت سے مالا مال ہے ۔ چنانچہ خوبصورتی و زرخیزی کے اعتبار سے اسے جنت نما کہا گیا ہے ۔ علامہ [illegible] کا قول ہے :۔

"ان النصاریٰ حرموا
جنۃ الآخرۃ فاعطاہم
اللہ جنۃ الدنیا بستاناً
متصلاً من البحر المحیط
بالاندلس الی خلیج
القسطنطنیۃ"

ترجمہ : نصاریٰ نے اخروی جنت کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیوی جنت ایک باغ کی صورت میں اندلس میں بحر محیط سے قسطنطنیہ تک عطا کی ۔

اپنے حسن اور شادابی و رونق کے سبب اندلس عرب شاعروں کا عنوان رہا ۔ کسی نے خوب کہا :۔

"لاحت قراھا بین خضرۃ ایکھا
کالدر بین زبرجد مکنون
انھارھا فضۃ والمسک تربتھا
والخز روضتھا والدر حصباء
ان للجنۃ بالاندلس
مجتلی حسن وریا نفس"

یعنی "اندلس" درختوں کی سرسبزی میں اندلس کی بستیاں ایسے موتی کی طرح ہیں جو زبرجد مکنون میں ہو ۔ اندلس کی نہریں سفید پانی چاندی [illegible] کی مٹی مشک کافور [illegible] سبزہ باغات ریشم اپنے اندر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگریزے موتیوں کی مثل ہیں۔
اندلس میں ایک جنت ہے
جو حسن کی جلوہ گاہ اور نفس
کی راحت وشادابی کا موجب ہے

مشہور مورخ ابوعبید البکری اندلس کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں:۔

"اندلس اپنی عمدگی آب وہوا میں ملک شام جیسا، خوبی و کمال میں یمن جیسا، سرسبزی وشادابی میں ہند کی مانند۔ پانی کی فراوانی کے اعتبار سے بصرہ و شام کی طرح، معدنیات کے اعتبار سے چین کا ہم پلہ اور فوائد ساحل کے لحاظ سے عدن کی مثل ہے۔ واللہ در القائل:
(یولیان فی الاندلس ص۳۱)

۵۔ یا حسن اندلس وما جمعت لنا
فیہا من الاوطار والاوطان"

چنانچہ اسی حسن وخوبی اور مال ودولت کی فراوانی کے باعث ہسپانیہ نت نئے حملہ آوروں کی آماجگاہ بنتا رہا۔ نیز یورپ کے آخری سرے پر واقع ہونے کے اعتبار سے بھی اسے وہی اہمیت حاصل تھی جو درہ خیبر کو ہندوستان کے حملہ آوروں کے لئے رہی۔

ہسپانیہ کی تاریخ قبل از اسلام

سیاسی تاریخ

قدیم زمانے میں ہسپانیہ میں مختلف قومیں وقتاً فوقتاً آباد ہوتی رہیں۔ جن میں کلٹ، فینیقی، یونانی، رومانی، سیوانی، الانی، وانڈال، ترتیک اور گوتھی (گاتھ) نامی اقوام شامل ہیں اور جن میں فینیقیوں کے سوا باقی سب مشرقی اور وسطی یورپ کی قومیں تھیں۔ (تاریخ اندلس ص۱۳، ۵۳، ۱۷، ۲۰)

مختلف زمانوں میں یہاں مختلف حکومتیں قائم ہوئیں۔ پہلے فونیشا (اہل کنعان) نے اپنے عروج کے زمانہ پر یہاں اپنا تسلط جمایا پھر ۲۴۷ ق م میں اہل قرطاجنہ نے قوس نعش الملک بچایا۔ پھر یونانیوں سے اسے رومۃ الکبریٰ کی شہنشاہیت کا حصہ بنایا۔ آخر میں "گاتھ" قوم رومی سلطنت کو تہ وبالا کرتی ہوئی آگے بڑھی اور ۴۰۹ء سے ۷۱۰ء تک حکومت کی۔ (تاریخ ملت ص۲۱۱)

اس قوم کا پہلا بادشاہ "الارک" نامی تھا اور فتح ہسپانیہ کے وقت اس قوم کا آخری بادشاہ "راڈرک" تھا۔ جس نے فوج میں امتیاز حاصل کرنے کے بعد شاہ سپین "وٹیزا" کو تخت سے اتار کر حکومت پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا اور وٹیزا کے بیٹوں کو تکالیف دیں۔ نیز وسیع اختیارات ملنے کے سبب راڈرک عیش وعشرت اور لہو ولعب میں پہلے بادشاہوں سے بڑھ گیا اس کے زمانہ میں سپین کی حالت قابل رحم تھی تمام اختیارات پادریوں کو حاصل تھے جو خود دنیا کی دلچسپیوں میں گم ہو کر رہ گئے تھے۔ جاگیردارانہ نظام عروج پر تھا۔ غلاموں اور کاشتکاروں کے حقوق اور خون پسینہ کی کمائی۔ جاگیردار ہڑپ کر جاتے اور ان پر انسانیت سوز مظالم کرتے۔

مذہبی تاریخ:

اندلس میں مختلف اقوام اپنے ساتھ مختلف مذاہب بھی لائیں۔ چنانچہ اسپین کے لوگ "فنیشیا" قوم کی سلطنت تک ڈروڈ مذہب والوں کے پیرو تھے قرطاجنہ کے زمانہ میں ان کے مذہب کے پابند رہے۔ اور رومیوں کے زمانہ میں اٹلی کے دیوتاؤں کی پرستش کا رواج ہوا جو عیسائیت کی آمد سے متروک ہوئی (تاریخ اسپین ص۵) پہلی صدی عیسوی میں عیسائیت کی تبلیغ شروع ہوئی اور چوتھی صدی کے آخر تک گوتھ قوم مکمل طور پر عیسائیت قبول کر چکی تھی۔ مسلمانوں کی آمد کے وقت فقط دو مذاہب عیسائیت اور یہودیت قائم تھے۔ عیسائی، حکمران قوم ہونے کی وجہ سے ترقی کر رہے تھے جبکہ یہود محکوم قوم ہونے کی وجہ سے مظلوم و مقہور تھے۔ بلکہ بقول ابن حیان یہودی ہونا ایک جرم تھا۔

چنانچہ ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں گوتھ قوم کا ایک بادشاہ "اجیکا" نامی گزرا ہے۔ اس وقت یہود کی کثرت تھی۔ اس نے عیسائیت کو فروغ دیا۔ اور یہود پر مظالم ڈھائے۔ اور نو مسیحیوں پر انعامات واکرامات کا دروازہ کھولا اور غیر مسیحیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ چنانچہ یہود اس ظلم سے تنگ آکر افریقہ بھاگ جاتے اور پناہ لیتے تھے۔ (تاریخ اسپین ص۱۱۳)

غرضیکہ گوتھ قوم کی حکومت بڑی متعصب اور جابر وظالم حکومت تھی یہ لوگ مخالفین مذہب پر جبر وظلم کرنا کار ثواب سمجھتے تھے۔ یہودیوں پر نہایت ہولناک اور ننگ انسانیت مظالم کرتے تھے ...... عیسائی پادری شادی نہیں کرتے اس لئے ان میں اخلاقی گراوٹ اور عیش وعشرت کا زور تھا کیونکہ گرجاؤں میں حسین عورتوں کے جمگھٹ ہر وقت موجود رہتے۔ بادشاہ اور امراء عیش پرستیوں میں مبتلا تھے۔ عوام غریب اور مفلوک الحال تھے......

......ان حالات میں (یہود کیا) خود عیسائی عوام افریقہ کی اسلامی سلطنت میں پناہ گزین ہوتے اور مدد کے طالب ہوتے تھے۔

یہود پر ظلم وتعدی کا اعتراف خود عیسائی مورخ ڈوزی ان الفاظ میں کرتا ہے:۔

"مسلمانوں نے جب ہسپانیا
فتح کیا تو یہودی دردناک
عذاب میں مبتلا تھے۔"

۶۹۶ء میں یہود کے خلاف ایک قانون پاس ہوا کہ ایک سال کے اندر تمام یہود عیسائی ہو جائیں ورنہ انہیں جلا وطن کر دیا جائے گا۔ اس دہشت سے نوے ہزار یہودی عیسائی ہوئے۔

غرضیکہ اسّی سال تک یہود اذیتیں سہتے رہے اور غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ اب مذہبی اعتبار سے اسلام کے مدمقابل ہسپانیہ میں صرف کیتھولک عیسائی ہی تھے۔

(غزوات العرب از علامہ شکیب ارسلان بحوالہ اسلام کے غازی یورپ میں۔ صفحات ۲۲-۲۷، ۳۴، ۳۸)

(باقی)

اداریہ۔ صفحہ ۲ سے آگے

"اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔"
(ملفوظات جلد سوم ص۸۹، ۱۹۰۱ء)

الغرض ہمارے لئے پوری کوشش اور جدوجہد سے سدا حزب اللہ میں شامل رہنا از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم دین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ حقیقی حکم ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے امتیاز کو برقرار رکھتے چلے جائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر عہد کیا ہوا ہے۔ اس عہد کو پوری مستعدی سے نبھانے پر ہی ہمارا حزب اللہ میں شامل رہنا اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہونا موقوف ہے۔

معلّمین درجہ دوم کی کلاس نہم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۹ء کی تعمیل میں اب پھر یکم جون ۱۹۸۰ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء ضلع سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید۔ ربوہ)

الفضل خود بھی پڑھئے اور احباب کو بھی مطالعہ کیلئے دیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۰ سال پہلے ۲۹ مئی ۱۹۳۰ء

مسلم پریس کے دفاع کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زبردست پیشکش

کانگرس کے رضاکاروں کا مقابلہ کرنے کیلئے قادیان سے آدمی بھجوائے جائیں گے

پاکستان کے قیام اور ہندوستان کی انگریزی عملداری سے آزادی کی تاریخ میں ۱۹۳۰ء کا سال ایک ہنگامہ خیز سال ثابت ہوا۔ یہ دور ایسا تھا کہ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا طوطی پورے ملک میں بول رہا تھا۔ متعدد مسلمان راہنما بھی کانگرس کے ساتھ تھے۔ اس عالم میں کانگرس نے ملک بھر میں قانون ہاتھ میں لینے کی ایک زبردست مہم شروع کی۔ اس کا آغاز ۱۹۳۰ء کے آغاز میں ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کو ایک پرفریب نعرے کے ذریعے کیا گیا۔ اس روز کانگرس کی طرف سے ملک بھر میں یوم آزادی منایا گیا اور اس کے چند ماہ بعد ۶ اپریل ۱۹۳۰ء کو کانگرس نے گاندھی کی قیادت میں قانون نمک سازی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ملک بھر میں سول نافرمانی کی ایک عظیم مہم کا آغاز کر دیا۔ اس مہم کا مقصد ملک بھر میں قانون کی علی الاعلان خلاف ورزی کر کے حکومت کو مشکل میں ڈالنا اور قانون شکنی کر کے بزعم خود اپنے جائز اور ناجائز مطالبات کو منوانا تھا۔ کانگرس کا خیال تھا کہ مسلمان اس میں بحیثیت قوم شامل ہو جائیں گے۔ اس غرض کے لئے مجلس احرار اور جمعیت العلماء جیسی مختصر سی جماعتیں کانگرس کے ساتھ شامل بھی ہو گئیں۔ مگر مسلمان عوام بحیثیت مجموعی اس سے الگ تھلگ رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی اس موقع پر مسلمانوں کو قانون شکنی سے علیحدہ رہنے کا مشورہ دیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور مسلمان قوم مجموعی طور پر اس شورش اور فساد سے الگ رہی مسلمانوں کا یہ رویّہ کانگرس کے لئے خصوصاً بڑا تکلیف دہ تھا۔

مسلم اخباروں کو دھمکی

کانگرس کی اس مہم کی مخالفت میں لاہور کے دو نامور مسلم اخبارات روزنامہ انقلاب اور روزنامہ سیاست پیش پیش تھے۔ انقلاب کے مدیر مشہور صحافی اور کالم نگار جناب عبدالمجید سالک تھے جب کہ سیاست کے ایڈیٹر کہنہ مشق صحافی جناب سیّد حبیب تھے۔ کانگرس جب اپنی مہم میں مسلمانوں کا ساتھ حاصل کرنے میں ناکام رہی تو اس نے تشدّد سے کام لینے کی سوچی اور پنجاب کانگریس کمیٹی نے اخبارات بند کرنے کا نوٹس جاری کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دی کہ جو اخبارات اپنی اشاعت بند نہ کریں گے ان کے دفاتر پر پکٹنگ لگائی جائے گی یعنی ان کے دفاتر پر کانگرسی کھڑے ہوں گے اور بزور عملہ کو اندر جانے سے روکیں گے۔

یہ اعلان سن کر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جن کی ساری زندگی جمہور مسلمانوں کے حقوق کی خاطر جنگ کرتے بسر ہوئی اس موقع پر بھی میدان میں آگئے۔ حضور کو یہ اعلان سن کر بڑی تشویش ہوئی کیونکہ کانگرس کے اس رویّہ کا مقصد یہ تھا کہ وہ ڈرا دھمکا کر مسلمان اخبارات کو اپنے راستے پر لگانے یا زبردستی ان کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس نازک مرحلہ پر حضور کے ارشاد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کامل تعاون کی یقین دہانی کروائی گئی اور ناظر صاحب امور خارجہ قادیان نے چوٹی کے دونوں مسلمان اخبارات روزنامہ انقلاب اور روزنامہ سیاست کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا۔

"جماعت احمدیہ کو یہ سن کر افسوس ہوا کہ کانگرس کے رضاکار آپ کے دفتر پر پہرا بٹھانے کی دھمکی دے رہے ہیں چونکہ یہ امر پابند قانون شہریوں کا مقصد مشترک ہے اس لئے جماعت احمدیہ قانون حسب ضرورت اپنے آدمیوں کو لاہور بھیجنے کے لئے بالکل تیار ہے تاکہ وہ کانگرس کے جارحانہ اقدام کے مقابلے میں اخبارات کی حفاظت کریں۔"

چنانچہ آج سے ٹھیک ۵۰ سال پہلے آج ہی کے دن ۲۹ مئی ۱۹۳۰ء کو تاریخ نے یہ لمحہ اپنے سینے میں محفوظ کر لیا کہ جماعت احمدیہ ہر لمحہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہے۔ اور مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت کے لئے نہ صرف پوری اخلاقی مدد شامل حال رکھتی ہے بلکہ ہر خود آگے بڑھ کر ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ چنانچہ ۲۹ مئی کی اس تاریخ کو روزنامہ انقلاب لاہور نے اپنے شمارہ میں "احمدی بھی انقلاب کی حفاظت کے لئے تیار ہیں" کے جلی عنوان سے صفحہ اوّل پر یہ تار نمایاں طور پر شائع کیا اور یہ تار درج کرنے کے بعد لکھا کہ:

"ہم جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ ان کی طرح ہر مسلمان اپنے اس خادم جریدے کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہے جب تک ملت اسلامیہ "انقلاب" کی پشت پناہ ہے "انقلاب" کو کفر کی طاقتیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتیں"

اسی طرح سے دوسرے بڑے مسلم اخبار روزنامہ "سیاست" لاہور کے ایڈیٹر جناب سیّد حبیب کی طرف سے اس تار کے جواب میں حسب ذیل چٹھی موصول ہوئی:

"جناب من میں دلی تشکر کے ساتھ آپ کے مکتوب نمبر ۲۶/۴۵۹ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۳۰ء اور تار جس کا آپ نے اس مکتوب میں حوالہ دیا ہے، کی رسید پیش کرتا ہوں اور آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر آپ نے جس برادرانہ ہمدردی اور سچی اسلامی سپرٹ کا اظہار کیا ہے اس نے مجھ پر اور میرے متعلقین پر ایک دیرپا اثر قائم کیا ہے۔ میں آپ کی معرفت آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں اس پیش کش کے لئے بے حد ممنون ہوں اب خطرہ گذر گیا ہے اور کانگرس نے میرے دفتر پر پکٹنگ کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ تاہم اگر کبھی ضرورت پیش آئی تو بھی آپ کی مخلصانہ پیشکش سے فائدہ اٹھانے میں دریغ نہ کروں گا۔

آپ کا

حبیب"

(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۲۲-۲۲۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس جرأت مندانہ اقدام کا نتیجہ یہ ہوا کہ کانگرس کو پکٹنگ کا ارادہ ترک کرنا پڑا اور دونوں مسلمان اخبارات پوری جرأت اور دلیری کے ساتھ مسلمانان ہند کا دفاع اور ترجمانی کرتے رہے۔ اس سے کانگرس کو یہ بھی پتہ چل گیا کہ مسلمانوں کو ڈرانا یا دھمکانا آسان کام نہیں ہے اور مسلمان قوم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے آہنی دیوار کی طرح متحد اور منظم ہے حضور کے

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتکم بالخیر

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مرحوم

مسکراتا ہوا خوبصورت، سدا بہار چہرہ، حضرت مولانا کو کون نہیں جانتا۔ آپ کی یاد ہمیں ہمیشہ ستائے گی اور آپ کی یاد یہ پیغام دیتی رہے گی کہ اے احمدیت کے نوجوانو آگے بڑھو اور علم و عمل سے دنیا کو زندہ خدا کی خبر دو۔ حضرت مولانا جماعت کے ایک جیّد عالم تھے اور آپ نے زندگی کی قربانی دے کر احمدیت کی شمع کو روشن کیا۔ ان کی زندگی کے ایک دو واقعات جو میں نے خود ان کی زبانی مسجد مبارک میں بیٹھ کر سنے وہ تحریر کرنا چاہتا ہوں اور وہ واقعات مجھے اس دن سے خوب یاد ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ آپ جب مدرسہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم تھے تو آپ نے ہوسٹل میں رہائش کے دوران یہ تہیہ کیا ہوا تھا کہ اس وقت تک وظیفہ نہیں لیں گے جب تک تعلیم مکمل کر کے جماعت کی خدمت شروع نہ کر دیں۔ ایک مرتبہ ان کے گھر سے خرچ نہ آیا اور ہوسٹل میں کھانے کا خرچ جو مبلغ -/60 ساٹھ روپے تھا ادا نہ ہو سکا۔ ہوسٹل کے نگران نے اس طرف آپ کی توجہ دلائی۔ آپ نے ان سے درخواست کی کہ براہ کرم مجھے کچھ مہلت دی جائے اور جب تک میں یہ رقم ادا نہ کر دوں اس وقت تک مجھے صرف ایک روٹی اور تھوڑی سی دال صبح اور ایک روٹی اور تھوڑی سی دال شام کو دی جائے انشاء اللہ میرے ذمہ جو رقم ہے ادا کر دوں گا۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے تنگی برداشت کی اور وظیفہ نہ لیا کیونکہ میں ابھی تعلیم حاصل کرتا تھا اور سلسلہ کی عملی خدمت نہیں کرتا تھا۔

انڈونیشیا یا سماٹرا کی بات ہے شروع میں جب جماعتیں بہت ہی کم تھیں ایک مرتبہ آپ ایسی جگہ پر تھے کہ وہاں جماعت نہ تھی اور جنگ عظیم دوم کی وجہ سے مرکز سے ان کے لئے رقم نہ پہنچ سکی۔ اور جب آپ بھوک کی وجہ سے سخت نڈھال ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ چارپائی سے اٹھنے کی سکت نہ رہی آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ اب شاید میں مر جاؤں گا تو اس وقت میں نے ایک دعا کی کہ اے میرے قادر خدا مجھے مرنے سے کوئی ڈر نہیں مگر مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اگر میں اسی حال میں مر گیا اور بعد میں حکومت نے پوسٹ مارٹم کیا اور پتہ لگا کہ جماعت احمدیہ کا مبلغ بھوک کا مر گیا تو جماعت کی بدنامی ہوگی پس اے خدا جو تجھے منظور ہے وہ مجھے منظور ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے نام ایک فوری ٹیلیگرام منی آرڈر کیا جب ڈاکیا نے مجھے اطلاع دی کہ رقم آئی ہے لے جاؤ تو مجھے سخت پریشانی ہوئی کہ مجھ میں ڈاکخانہ جانے کی سکت نہیں مگر میں عصا کا سہارا لے کر بہت ہی تکلیف سے نہایت سست رفتاری سے ڈاکخانہ پہنچا اور رقم وصول کی اور پھر سوچا کہ اب کیا کھاؤں تو سوچ کر یہ فیصلہ کیا کہ مرغی کا شوربہ پیتا ہوں کہ کچھ طاقت اور چلنے پھرنے کی ہمت پاؤں۔

مولانا نے تیسرا واقعہ یہ بیان فرمایا کہ انڈونیشیا پر جاپان کا قبضہ ہو چکا تھا اور جاپانیوں نے انڈونیشی لیڈروں کی ایک فہرست بنائی اور میرا نام بھی اس فہرست میں تھا۔ اور پھانسی کا حکم ہو گیا میں نے پھر دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا کہ یہ خود نامراد ہو جائیں گے یہاں مجھے یہ اچھی طرح یاد نہیں غالباً انہوں نے یہ بتایا تھا کہ پھانسی کی مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل ہی انڈونیشیا سے جاپانیوں کی حکومت ختم ہو گئی اور پھانسی نہ ہوئی۔

(محمد امداد الرحمان صدیقی مربی سلسلہ
مقیم بہاولپور)

مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب آف چک 90/12-L

مورخہ ۲۳ مئی بوقت نو بجے شام مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 90/12-L ضلع ساہیوال بعمر ۹۵ سال بعارضہ بخار ساہیوال وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ مرحوم قادیان کے قریب ایک گاؤں پیرو شاہ کے رہنے والے تھے میرے پاس انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ۱۹۰۴ء کے زلزلہ کا علم ہے جب میں نے سنا کہ لوگ کہہ رہے تھے کہ مرزا قادیان والے نے اس زلزلہ کو اپنی سچائی کے لئے بطور ثبوت پیش کیا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف پایا۔ پارٹیشن کے موقعہ پر اپنے گاؤں سے ہجرت کر کے چک 90/12-L ضلع ساہیوال میں [illegible] الاٹ کروا کر آباد ہوئے آپ خلافت احمدیہ کے فدائی اور عاشق تھے۔ گو زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے مگر ایمان اور اخلاص کے لحاظ سے دین العجائز کا مقام رکھتے تھے۔ مرحوم نے بتلایا کہ ۱۹۵۷ء میں جب میں قادیان گیا تو میں نے اپنے گاؤں پیرو شاہ کا نام بھی اپنے ویزا میں درج کروا لیا تھا جب میں اپنے گاؤں گیا تو وہاں کے آباد ہندو سکھوں سے اجازت لے کر میں نے پہلے اپنی مسجد کی صفائی کی پھر میں نے اذان دی تو سب لوگ اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے کہ آ گئے ہیں اپنی زمینوں اور مکانوں والے۔ انہوں نے میری بڑی عزت افزائی کی۔

مرحوم نے اپنی ایک مبشر خواب کی بناء پر اپنے [illegible] میٹرک کے پہلے پہلے تین بیٹے یعنی تین پوتے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں بھجوائے ان میں سے ایک مسعود احمد صاحب اب جامعہ کی آخری کلاس میں ہیں۔ آپ نے اپنے بیٹوں سمیت ۱۹۷۴ء میں بڑے ایمان اور اخلاص اور وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ آپ ربوہ اور ساہیوال کے اجلاسوں میں باقاعدہ شریک ہوتے تھے اور مرکز کی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ ہونے کی وجہ سے چندوں اور دیگر تحریکات پر کماحقہ عمل پیرا ہوتے۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ پہلے چک میں پھر ساہیوال میں پڑھی گئی اور پھر ان کے بیٹے بذریعہ ٹرک ربوہ لے گئے وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم کے تین بیٹے ہیں۔ فضل حسین صاحب، فضل احمد صاحب اور محمد حسین صاحب۔ چوہدری محمد حسین صاحب جو جامعہ کے طالب علم مسعود احمد کے والد صاحب ہیں ساہیوال میں آج کل تیل کا کاروبار کرتے ہیں اور تین بیٹیاں ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے۔ آمین

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ
مقیم ساہیوال)

درخواستِ دعا

(۱) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ محلہ دارالفضل ربوہ ہمشیرہ مکرم ظفر اللہ رشید صاحب کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید کئی روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما کر جملہ پریشانیوں کو دور فرما دے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

(۲) احباب کرام میری والدہ محترمہ کی درازی عمر اور خوشیوں سے معمور زندگی اور میری اہلیہ کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار کو بعض دینی اور مالی پریشانیاں لاحق ہیں۔ ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الحکیم فاروقی ولد میاں عبد الحمید صاحب فاروقی مرحوم پی اینڈ ٹی کالونی ملتان روڈ۔ لاہور)

(۳) گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ کے پہلے، تیسرے اور پانچویں سمسٹر کے امتحان ۲۴ مئی سے شروع ہو رہے ہیں جس میں کئی احمدی طلباء حصہ لے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ نمبروں میں کامیاب بنائے۔ اور خادم دین بنائے آمین۔

(صغیر احمد تنویر، تنویر احمد شیخ، مسعود احمد رانا
جناح ہوسٹل کمرہ ۴۷
جی۔پی۔آئی۔ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کا جلسہ سالانہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) و سیکرٹری حدیقۃ المبشرین منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے ایک نظم ترنم سے سنائی جس کے بعد مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی حلقہ کھرڑیانوالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض اور آپ کے کارناموں پر تقریر کی۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے اپنے مختصر خطاب میں بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور آخر میں مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ نے تقریر کی۔

اس کے بعد صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی جس پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز مغرب کے بعد مہمانوں نے کھانا کھایا جس کا انتظام مقامی جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ نماز عشاء کے بعد جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق سلائیڈز دکھائی گئیں۔ سلائیڈز دیکھنے والوں میں احمدی مرد و زن کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ سلائیڈز دکھانے کے ساتھ ساتھ محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری تصاویر سے متعلق نہایت مؤثر پیرایہ میں وضاحت کرتے گئے۔ رات کے بارہ بجے کے قریب یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا طوفان باد و باران کے باوجود احباب بڑے اطمینان سے سلائیڈز دیکھتے رہے اور انہوں نے بہت اچھا اثر لیا۔

جلسہ کے پروگرام کو کامیاب بنانے اور مہمانوں کی دیکھ بھال اور ان کی ضروریات مہیا کرنے میں مقامی مجلس کے خدام نے بہت شوق سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ)

بقیہ از صفحہ ۵:-

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

اس اقدام سے اسلامی پریس اور مسلمان قوم کو بھی بڑی تقویت ملی اور اس عالم میں جب کہ مسلمان بحیثیت مجموعی کمزور تھے۔ مسلم لیگ عملاً غیر مؤثر تھی حضرت قائد اعظم لندن میں مایوس ہو کر بیٹھے ہوئے تھے اس نازک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے مسلمانوں کے حقوق کا نہایت مؤثر دفاع کیا اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ (مرتب محمد یوسف سہیل شوقی)

ضرورت ٹائپسٹ

دفاتر تحریک جدید میں ایک مستعد اور محنتی ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں ملازمت کے خواہش مند امیدواران حسب ذیل کوائف کے ساتھ مقامی امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ زیر دستخطی کو ۱۰ جون ۱۹۸۰ء تک بھجوا دیں۔

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم، قابلیت (۳) صحت (۴) ٹائپنگ کی رفتار (۵) ڈاک کا پتہ جس پر جواب بھجوایا جا سکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

قلیل المیعاد ٹینڈر نوٹس

زیر دستخطی کو محکمہ عمارات سے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید کی فیس جمع کرا دی ہو ذیل کاموں کے لئے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء نافذ العمل یکم جولائی ۱۹۷۹ء بمعہ ترمیم ٹینڈرنگ ریٹ کمیٹی تا تاریخ وصولی ٹینڈر پر مبنی اور دیگر آئیٹم جو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء میں نہ آتی ہوں۔ سینٹرل زیجن شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء کے مطابق ادا کی جائیں گی۔ پرسنٹیج / ایٹم ریٹ سر بمہر بتاریخ ۱/۶/۸۰ کے بعد دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداروں یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے ٹینڈرنگ فارم مورخہ ۳۱/۵/۸۰ تک دفتری اوقات کے دوران جاری کئے جائیں گے ٹھیکیداروں کو الگ الگ سر بمہر لفافہ ہر کام کے لئے استعمال کرنا ہوگا جس پر ٹھیکیدار کا نام اور کام لکھا ہوگا۔ زر بیعانہ کے بغیر ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زر بیعانہ بصورت چالان ڈیپازٹ کال لازماً ہونا چاہیئے۔ زیر دستخطی بلا اظہار وجہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
	پنجاب میں ایگریکلچر کی توسیع کے سلسلہ میں ایگریکلچر کے افسروں اور فیلڈ اسسٹنٹوں کے لئے آفس اور رہائش گاہیں تعمیر کرنا۔			
(۱)	پپیل	۱۴۰،۰۰۰/-	۲۸۰۰/-	ایک ماہ
۲:-	خوشاب	"	"	"
۳:-	گرورٹ	"	"	"
۴:-	مٹھہ ٹوانہ	"	"	"
	پنجاب میں ایگریکلچر کی توسیع کے سلسلہ میں فیلڈ اسسٹنٹوں کے لئے آفس اور رہائش گاہیں تعمیر کرنا۔			
۱:-	چک نمبر ۵۱ ایم۔ پی	۵۰،۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	ایک ماہ
۲:-	چک نمبر ۴۵ اے۔ ایم۔ بی	"	"	"
۳:-	بڈانی	"	"	"
۴:-	نارڑی	"	"	"
۵:-	ڈیرہ علی	"	"	"
۶:-	ہرال	"	"	"
۷:-	جنکی جنوبی	"	"	"
۸:-	جابہ	"	"	"
۹:-	چدہراڑ	"	"	"
۱۰:-	کھوڑہ	"	"	"
۱۱:-	سوڈی	"	"	"
۱۲:-	ٹھکی	"	"	"
۱۳:-	۴۴ ایم۔ بی	"	"	"
۱۴:-	نور پور تھل	"	"	"
۱:-	شاہ پور صدر کے سول ہسپتال کی مرمت، چھتوں اور لکڑی کا کام، فرش کا کام اندرونی بجلی کا کام	۱۵۰،۰۰۰/-	۳۰۰۰/-	ایک ماہ
	جوہر آباد میں گورنمنٹ انٹر کالج کی بیرونی چار دیواری کا باقی ماندہ کام	۵۰،۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	ایک ماہ

نمبر شمار	کام کا نام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۴۳:- ج:-	خوشاب میں معدنیات سٹیشن کی حفاظتی چار دیواری تعمیر کرنا۔	۳۴۳،۰۰۰/-	۷۰۰۰/-	تین ماہ

(خالد محمود ایگزیکٹو انجینئر سکنڈ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا)

IPL No 2926

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں ۲۴ واں یوم خلافت پوری عقیدت و احترام سے منایا گیا

شدید گرمی کے باوجود اہلِ ربوہ نے ذوق و شوق سے جلسہ یوم خلافت میں شرکت کی

ربوہ ۲۷ ہجرت/مئی آج یہاں پر ۲۴ واں یوم خلافت نہایت عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر احباب جماعت نے خلافت سے وابستگی کے عہد کی تجدید کی اور استحکام خلافت کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنے کا عزم کیا۔ آج ربوہ کے دفاتر اور اخبارات کے دفتر میں یوم خلافت کی خوشی میں تعطیل تھی۔ اوّل وقت بازار بھی بند رہے۔ اخبار الفضل اور رسائل نے اس موقعہ پر خصوصی نمبر اور مضامین شائع کئے۔ صبح آٹھ بجے مسجد مبارک میں یوم خلافت منانے کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ اہلِ ربوہ نے شدید گرمی کے باوجود ذوق و شوق سے اس جلسہ میں شرکت کی۔ مرکز احمدیت میں آجکل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت جاری تربیتی کلاس کے طلباء کو بھی بڑے نظم و ضبط کے ساتھ اس جلسہ میں شریک کیا گیا۔

یوم خلافت منانے کی تلقین سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع ۱۹۵۶ء سے خطاب کرتے ہوئے کی تھی۔ اس وقت کے بعد سے ہر سال ۲۷ مئی کو یہ دن پورے احترام اور عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ اور اس سال منایا جانے والا یوم خلافت ۲۴ واں یوم خلافت ہے۔ ربوہ سے باہر بھی ملک کے کونے کونے اور دنیا بھر کے ہر اس خطے پر جہاں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہیں یہ دن پورے روایتی جذبے کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ تاہم ربوہ سے باہر کی جماعتوں کو یہ رعایت دی جاتی ہے کہ اگر کسی وجہ سے وہ ۲۷ مئی کو جلسے نہ کر سکیں تو کسی قریبی دن یہ جلسے منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ پاکستان کے باہر بھی دنیا کے کونے کونے میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ اور احباب جماعت نہایت ذوق و شوق سے ان جلسوں میں شامل ہوتے اور خلافت کے ساتھ وابستگی کے عہد کو مزید استوار کرتے ہیں۔ اور علماء کرام کی ایمان افروز تقاریر سنکر اپنی تاریخ سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

جھلکیاں (بقیہ صفحہ اوّل)

جاندار نظم جن پر حاضرین نے انہیں داد دی۔ ان کا وقت ختم ہوا تو انہوں نے صدر صاحب سے چند اشعار کی مہلت مانگی اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی شعر اور پڑھ دیئے اور داد پائی۔

۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکات کا ذکر کرنے کے لئے متعدد واقعات بیان کئے اور اس ضمن میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا حوالہ دیا کہ ہم ہر شخص سے محبت اور پیار سے بات کریں گے اور کسی کی دلشکنی نہ ہونے دیں گے۔

۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دورہ یورپ میں ایک یورپین صحافی نے اپنی دانست میں ازراہ شرارت یہ سوال کیا کہ آپ نے ابھی تک کتنے لوگوں کو احمدی بنایا ہے؟ حضور نے برجستہ جواب دیا۔ کہ مسیح نے اپنی ساری زندگی میں جتنے لوگوں کو اپنا پیروکار بنایا تھا اس سے زیادہ احمدی آپ کے اس شہر میں موجود ہیں۔

۔ مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ۱۹۴۱ء کے ایک مکاشفہ کا ذکر کیا اور

یوم خلافت پر علماء سلسلہ کی تقاریر

— (بقیہ صفحہ اوّل) —

خطاب کیا اور ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد لاہور سے نعش مبارک کو قادیان لے جانے اور پھر بیعت خلافت اولیٰ کے چشم دید واقعات بیان کئے جو کہ احباب جماعت کے لئے بڑی دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔

اس جلسہ میں متعدد نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ محترم خواجہ عبدالمومن صاحب نے سب سے پہلے اپنی نظم ترنم کے ساتھ پڑھی۔ اس کے علاوہ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی نظم ساقی نامہ دربارہ نظام خلافت تحت اللفظ پڑھی۔ مکرم مغفور احمد صاحب بنگالی نے حضرت المصلح الموعود کا کلام اور مکرم محمد اسلم صاحب صابر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام پیش کیا۔

جلسہ کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو کہ محترم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔

ہم کہا کہ اس کی ساری باتیں پوری ہوئیں۔ اس میں حضور نے دیکھا کہ دشمن کے قادیان پر غالب آجانے کی وجہ سے حضور نیا مرکز تلاش کر رہے ہیں۔ اور اس دوران کسی ایسی جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں پر میدان ہے اور پہاڑ ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس جگہ مجھے ایک گرجا بھی نظر آیا۔

مفت

نظر کا معائنہ صبح ۱۰ بجے سے شام ۴ بجے تک زیر نگرانی ڈاکٹر لئیق احمد مفت کیا جاتا ہے۔

نظر و دھوپ کی عینکوں کا مرکز
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس
بانو بازار سیالکوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اراکین صدر انجمن احمدیہ ۸۱-۱۹۸۰ء کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۶۰-۱۳۵۹ ہش / ۸۱-۱۹۸۰ء کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے ناظران اور ممبران کی جو منظوری مرحمت فرمائی ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں

۱	مکرم مولوی محمد دین صاحب	صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
۲	خاکسار مرزا منصور احمد	ناظر اعلیٰ
۳	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ایڈیشنل ناظر اعلیٰ۔ ناظر خدمت درویشاں
۴	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ۔ خارجہ
۵	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
۶	مکرم صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۷	مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال آمد
۸	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
۹	مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف
۱۰	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب عطا	ناظر زراعت
۱۱	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	ناظر تعلیم
۱۲	مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	ناظر ضیافت
۱۳	مکرم فضل الٰہی صاحب انوری	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۱۴	مکرم ناظر صاحب شبان	ممبر
۱۵	مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	ممبر
۱۶	مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید	ممبر
۱۷	مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	ممبر
۱۸	مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق	ممبر

(ناظر اعلیٰ ربوہ)

ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا قابل اعتماد مرکز

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ فون ۵۱۷ pp